کے لیے ممکن نہیں کہ وہ ہر مسئلے میں قرآن مجید اور سنت نبویؐ سے رہ نمائی حاصل کر سکے۔ اس لیے فقہاء نے کتاب وسنت کی تمام تعلیمات کو اس طرح جمع کر دیا ہے کہ ان سے استفادہ آسان ہو گیا ہے۔ اس طرح انھوں نے دور حاضر کے نئے پیدا شدہ مسائل کو اپنی حکمت وفراست سے کتاب وسنت کی روح اور منشا کے مطابق حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہر زمانے میں ایسے فقہاء اور علماء پیدا ہوتے رہے ہیں، جنھوں نے اس فریضے کو بہ خوبی انجام دیا ہے اور امت کی رہ نمائی کی ہے۔

مولانا ولی اللہ مجید قاسمی عظیم درس گاہ دار العلوم دیو بند کے فاضل ہیں، انھوں نے فقہ میں تخصص کیا ہے۔ کئی کتابوں کے مؤلف ہیں۔ فقہی موضوعات پر ان کے مضامین مختلف رسائل و جرائد میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ تقریباً اٹھارہ سال سے ہندوستان کی معروف درس گاہ جامعۃ الفلاح بلریا گنج اعظم گڑھ میں حدیث اور فقہ کی تدریس کی خدمات انجام دے رہے ہیں اور جامعۃ الفلاح کی افتاء کمیٹی کے رکن ہیں۔

مشہور فقیہ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی (جنرل سکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی) مصنف کی فقہی بصیرت کے متعلق کتاب کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں: ''ماشاء اللہ انھیں لکھنے پڑھنے کا اچھا ذوق ہے۔ اسلامک فقہ اکیڈمی کے سمیناروں میں ان کے مقالات قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں اور میرا یہ تجربہ ہے کہ وہ کسی مسئلے پر غور کرنے میں شارع کے نصوص، فقہاء کی تصریحات اور اپنے عہد کے مقتضیات، تینوں پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہیں۔ شاید یہ ذوق ومزاج کی ہم آہنگی کی بات ہوگی کہ اس حقیر کی اور ان کی رائے کے درمیان خاصی ہم آہنگی پائی جاتی ہے''۔ (ص:۱۹)

زیر نظر کتاب مولانا محترم کے اکیس (۲۱) وقیع مقالات کا مجموعہ ہے۔ اس میں عبادات، سماجی مسائل، معاشیات اور طب وعلاج کے متعلق موضوعات زیر بحث آئے ہیں۔ کچھ اہم مقالات کے عناوین یہ ہیں: غلے اور پھول کی زکوٰۃ، مشروط نکاح، کفاءت کی شرعی حیثیت، مشترکہ اور جداگانہ خاندانی نظام، فیملی پلاننگ، حالت نشہ کی طلاق، تعاونی بیمہ، جوا اور جوا آمیز معاملات، غیر مسلموں کے ساتھ سماجی تعلقات، اسلام

کا نظریۂ طب و علاج، الکوہل کا استعمال، قتل بہ جذبۂ رحم، جہیز یا وراثت وغیرہ۔

اس کتاب کا ایک مقالہ 'مصارفِ زکوٰۃ' پر مشتمل ہے۔ مصارفِ زکوٰۃ کی ایک مد 'عاملین' پر گفتگو کے دوران مدارس کے سفراء اور محصلین کے ذریعے چندہ کے موجودہ نظام کے بارے میں مولانا لکھتے ہیں: ''وصولی زکوٰۃ اور چندہ کے موجودہ نظام کی کسی بھی حیثیت سے تائید نہیں کی جا سکتی کہ اس نے تو اس اجتماعی نظام کا تصور ہی مٹا کر رکھ دیا ہے۔ اس کی وجہ سے علماء اور اہل مدارس کی جو بے وقعتی اور آپسی نزاع کی جو کیفیت ہے، وہ محتاج بیان نہیں ہے''۔ (ص ۳۸)

مصارفِ زکوٰۃ کی ایک مد 'فی سبیل اللہ' ہے۔ اس کا مفہوم بڑا وسیع ہے اور یہ ہر طرح کی نیکی کے کاموں کو شامل کرتا ہے۔ اس کا ایک مفہوم اللہ کی راہ میں جہاد و قتال کرنا ہے۔ بعض حضرات نے جہاد کے مفہوم میں وسعت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اور کہا ہے کہ جہاد سے مراد صرف قتال نہیں، بلکہ اللہ کے کلمہ کی سربلندی کے لیے جو بھی کوششیں کی جائیں وہ سب اس میں شامل ہیں۔ مصنف نے 'فی سبیل اللہ' میں جہاد کے اس مفہوم کی تردید کی ہے۔ (ص ۱۷)

کتاب کے ایک اہم مقالے میں جوا اور جوا آمیز معاملات پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔ اس میں مصنف نے جوا کی حرمت اور اس کے معاشی و اخلاقی نقصانات بیان کیے ہیں اور اس کی مختلف شکلوں پر الگ الگ تفصیلی بحث کی ہے، جیسے انعامی مقابلے، تیر اندازی، نشانہ بازی، گھڑ دوڑ، معمہ، چوسر، شطرنج، کرکٹ، لوڈو، تاش، کبوتر بازی، پتنگ بازی، انشورنس اور لاٹری وغیرہ۔

فاضل مصنف نے جس موضوع پر قلم اٹھایا ہے، اس کا حق ادا کر دیا ہے۔ ہر مسئلے میں وہ سب سے پہلے قرآن مجید اور احادیث نبویؐ سے دلیل دیتے ہیں، اس موضوع پر ائمہ اور فقہائے سلف و خلف نے جو کچھ لکھا ہے، اس کو بیان کرتے ہیں، فقہائے احناف کے علاوہ دیگر مسالک کے فقہاء کی رائے بھی نقل کرتے ہیں۔ اگر ان کی اپنی کوئی رائے ہے تو دلیل کے ساتھ اس کو بھی بیان کر دیتے ہیں۔ مسائل کی توضیح